معارف نبوی

جاوید احمد غامدی
تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

دین اور اخلاق

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

—— ۱ ——

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،[۱] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ".

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اخلاق عالیہ کو اُن کے اتمام تک پہنچانے ہی کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں[۱]۔

۱۔ یعنی اُن کو پوری تفصیلات کے ساتھ واضح کر دینے اور اُن کا ایک کامل نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کر دینے کے لیے۔ روایت میں یہ بات جس حصر کے ساتھ کہی گئی ہے، اُس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ دین میں اخلاق عالیہ کی کیا اہمیت ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۸۹۵۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ

روایت اِن مصادر میں نقل ہوئی ہے: مسند احمد، رقم ۹۲۴۱۔ الادب المفرد، بخاری، رقم ۲۷۵۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۳۸۱۸۔ مستدرک، حاکم، رقم ۴۲۲۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۹۱۳۵۔

۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۹۱۳۵ میں 'صَالِحَ الْأَخْلَاقِ' کے بجاے 'مَکَارِمَ الْأَخْلَاقِ' نقل ہوا ہے۔ دونوں کے مفہوم میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہے۔

۲

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،[۱] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، وَيُحِبُّ مَعَالِيَ الْأَخْلَاقِ،[۲] وَيَكْرَهُ[۳] سَفْسَافَهَا".

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ فیاض ہے، وہ فیاضی کو پسند کرتا ہے اور دوسرے تمام اعلیٰ اخلاق کو بھی، اور اُن چیزوں کو ناپسند کرتا ہے جو اُن میں سے ردی ہیں[۱]۔

۱۔ یعنی انسان کی سیرت و کردار، اور طرزِ عمل میں ردی سمجھی جاتی ہیں۔ اِس سے، ظاہر ہے کہ وہی چیزیں مراد ہوں گی جنھیں ہم رذائل اخلاق سے تعبیر کرتے ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۵۷۸۹ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت اِن کتابوں میں نقل ہوئی ہے: مستدرک حاکم، رقم ۱۴۰، ۱۴۱۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۳۰۳۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۹۱۳۴۔

۲۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۳۰۳۱ میں 'مَعَالِيَ الْأَخْلَاقِ' کے بجاے 'مَعَالِيَ الْأُمُوْرِ' نقل ہوا ہے، یعنی اعلیٰ کام۔

۳۔ مستدرک حاکم، رقم ۱۴۱ میں 'وَيَكْرَهُ' کے بجاے 'وَيُبْغِضُ' منقول ہے۔ دونوں کا مدعا کم و بیش ایک ہی ہے۔

۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،[۱] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا[۲] أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا"[۳].

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومنوں میں سب سے کامل ایمان والے وہ ہیں جو اخلاق میں سب سے اچھے ہوں[۱]۔

۱۔ دین میں اگرچہ عبادات بھی ہیں اور تطہیر بدن اور تطہیر خور و نوش کے احکام بھی، مگر سب سے زیادہ اہمیت تطہیر اخلاق کی ہے۔ ایمان کا حسن اِس کے بغیر درجۂ کمال کو نہیں پہنچ سکتا۔ قرآن مجید نے جگہ جگہ اِس کی تصریح فرمائی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اُسی کی وضاحت ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن سنن ابی داؤد، رقم ۴۰۶۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے اِس روایت کے مصادر درج ذیل ہیں:

مسند احمد، رقم ۹۸۶، ۷۴۲۵، ۹۸۱۰، ۹۸۹۸، ۱۰۰۲۳، ۱۰۰۳۱۔ سنن دارمی، رقم ۲۷۰۶۔ الادب المفرد، رقم ۲۸۱۔ سنن ترمذی، رقم ۱۰۷۸۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۸۷۹۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۳۸۱۱، ۳۸۱۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۹۱، ۴۸۴۔ مستدرک حاکم، رقم ۱، ۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۹۱۳۶۔

۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۹۷۷۸ میں اِس جگہ 'وَأَفْضَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا' کا اضافہ نقل ہوا ہے، یعنی مومنوں میں سب سے بڑھ کر ایمان والے۔

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۷۳۴ میں یہاں 'وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ' کا اضافہ ہے، یعنی تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے ساتھ بہتر ہو۔

صحیح بخاری، رقم ۵۵۹۶ میں یہی بات 'إِنَّ مِنْ أَخْيَرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا'، کے الفاظ میں بیان ہوئی ہے، یعنی تم میں سے بہترین لوگ اچھے اخلاق کے لوگ ہی ہیں، اور سنن ترمذی، رقم ۱۸۹۴ میں اِن کی جگہ 'خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا' کے الفاظ ہیں۔ دونوں کے راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۴

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ[1]، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ"[2].

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن آدمی کی میزان اعمال میں سب سے زیادہ بھاری چیز اچھے اخلاق ہی ہوں گے، اور اچھے اخلاق کے حاملین اِن سے اُسی درجے کو پہنچ جائیں گے جو نماز روزے جیسی عبادات کے لیے خاص ہو جانے والوں کو ملنا ہے[1]۔

۱۔ اصل میں 'صاحب الصوم و الصلوٰۃ' کی تعبیر اختیار کی گئی ہے۔ یہ اِسی مفہوم کے لیے ہے۔ اِس سے یہ اہم حقیقت واضح ہوتی ہے کہ بد خلقی سے احتراز اور فرائض کا اہتمام تو ہر شخص کو کرنا ہے، ورنہ خدا کے ہاں مواخذے سے دوچار ہوگا، مگر بڑے درجات تک پہنچنے کے دو راستے ہیں اور دونوں یکساں ہیں: ایک یہ کہ آدمی عبادت گزار ہو اور زیادہ سے زیادہ نفل نمازیں پڑھے اور نفل روزے رکھے اور دوسرے یہ کہ عبادات میں خواہ فرائض پر اکتفا کرے، لیکن اِن کے ساتھ اپنے گھر والوں، دوست احباب، بلکہ پورے معاشرے کے لیے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ بن کر رہے، اور ہر جگہ اور ہر موقع پر عدل، احسان، وفا، ایثار اور بنی نوع انسان کے ساتھ بے لوث محبت اور ہم دردی کو اپنا شعار بنائے۔ انسانی طبائع میں جس فرق و تفاوت کا مشاہدہ ہم اِس طرح کے معاملات میں کرتے ہیں، یہ دونوں راستے اُسی کے لحاظ سے رکھے گئے ہیں اور اِس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اسلام دین فطرت ہے، اُس میں جنت کے اعلیٰ ترین

درجات تک پہنچنے کا راستہ صرف عبادات میں اشتغال ہی نہیں، اخلاق عالیہ کا اہتمام بھی ہے اور اپنے اپنے ذوق و رجحان کے لحاظ سے لوگ اِن میں سے جو راستہ چاہیں، اختیار کر سکتے ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن سنن ترمذی، رقم ۱۹۲۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو درداء رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۴۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۷۳۹۔ مسند احمد، رقم ۲۶۸۴۵، ۲۶۸۶۶، ۲۶۸۷۷، ۲۶۸۹۶۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۲۰۵۔ الادب المفرد، بخاری، رقم ۲۰۵۔ سنن ترمذی، رقم ۱۹۲۱۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۱۶۸۔ مسند بزار، رقم ۱۸۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۳۸۰۹۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۴۳۳۰۔ المعجم الصغیر، طبرانی، رقم ۵۵۱۔

۲۔ سنن ترمذی، رقم ۱۹۲۱ میں اِس جگہ یہ اضافہ ہے: 'وَإِنَّ اللّٰہَ لَیُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ' ''اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ بد خلق اور فحش گو شخص کو پسند نہیں کرتا ہے''۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۵

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو،[۱] أَنَّہُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: ''أَلَا أُخْبِرُکُمْ بِأَحَبِّکُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِکُمْ مِنِّي مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ؟'' فَسَکَتَ الْقَوْمُ، فَأَعَادَھَا مَرَّتَیْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ الْقَوْمُ: نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ: ''أَحْسَنُکُمْ خُلُقًا''.[۲]

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے فرمایا: میں تمھیں اُن لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو قیامت کے دن میرے پاس بیٹھنے والوں میں سب سے زیادہ میرے محبوب اور میرے قریب ہوں گے؟ آپ کی یہ بات سن کر لوگ خاموش رہے تو آپ نے اِسے دو یا تین مرتبہ دہرایا۔ اِس پر لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ، ضرور بتائیے۔ آپ نے فرمایا: جو تم میں سب سے اچھے اخلاق والے ہوں گے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۶۷۳۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہیں، اُن سے یہ روایت صحیح ابن حبان، رقم ۴۹۰ میں بھی نقل ہوئی ہے۔ اُن کے علاوہ یہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ ملاحظہ ہو: ترمذی، رقم ۱۹۳۷۔

۲۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طریق میں اِس جگہ یہ اضافہ نقل ہوا ہے: 'وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفَيْهِقُونَ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُونَ، وَالْمُتَشَدِّقُونَ، فَمَا الْمُتَفَيْهِقُونَ؟ قَالَ: الْمُتَكَبِّرُونَ.' ''اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مجھ سے دور بیٹھنے والے لوگ وہ ہیں جو زیادہ باتیں کرنے والے، بلا سوچے سمجھے بولنے والے اور 'مُتَفَيْهِقُوْن' ہوں گے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ، بہت باتونی اور بہت زبان دراز کا تو ہمیں علم ہے، یہ 'مُتَفَيْهِقُوْن' کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: تکبر کرنے والے''۔ (ملاحظہ ہو: سنن ترمذی، رقم ۱۹۳۷)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان.** ط ٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، علی بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري.** (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤٨١هـ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة.** ط ١. تحقيق:حمدي محمد. مكة مكرمة: نزار مصطفى الباز.

ابن ماجة، ابن ماجة القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة.** ط ١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب.** ط ١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم ، (د.ت). **معرفة الصحابه .** ط ١ . تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل.** ط ١. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسماعيل. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح.** ط٣. تحقيق: مصطفٰى ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري.** (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرٰى.** ط ١. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج.** ط ١. تحقيق: أبو إسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي.** ط ١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين الله. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي. (١٤٠٠هـ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال.** ط ١. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). **صحيح المسلم.** ط ١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرٰى.** ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرٰى.** ط ١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com